نثار احمد خان فتحی

پاکستان میں مغربی ثقافت وملحدانہ افکار کا نفوذ اوراس کے اسباب

جناب نثار احمد خان فتحی نے ''پاکستان میں مغربی ثقافت اور ملحدانہ افکار کا نفوذ اوراس کے اسباب'' کے نام سے پونے تین سوصفحات پر مشتمل کتاب لکھی ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں پاکستان کے سب سے اہم مسئلہ کا ہمہ پہلو جائزہ لے کر پاکستان کی ملتِ اسلامیہ اور دردمند دینی طبقات کے لیے حالات کی بہتری کے لیے صحیح حکمت عملی بھی تجویز کی ہے۔ کتاب کا ''پیش لفظ'' حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاںؒ اور ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے لکھا ہے۔ مصنف نے ''میں نے یہ کتاب کیوں لکھی'' کے تحت ابتدائیہ لکھا ہے۔ یہ ابتدائیہ ایسا ہے‘ جو ہم سب کی غیرتِ ایمانی کو للکارنے کے لیے کافی ہے۔ (ادارہ)

مغرب کی درس گاہوں، تحقیقاتی اداروں اور علمی مرکزوں سے مسلسل ایک آواز ہم سے مخاطب ہے۔ مگر افسوس کوئی اس پر توجہ نہیں دیتا، کسی کا خون جوش نہیں مارتا اور کسی کی غیرت نہیں جاگتی۔ یہ آواز کہتی ہے:

''اے مسلمانو! اے ہمارے غلامو! سنو! تمہارے اقبال کے دن گزر گئے، تمہارے علم کے کنویں سوکھ گئے اور تمہارے اقتدار کا سورج ڈوب گیا۔ اب تمہیں حکمرانی اور سلطانی سے کیا واسطہ‘ تمہارے بازواب شل ہوگئے اور تمہاری تلواروں میں زنگ لگ چکا ہے۔ اب ہم تمہارے آقا ہیں اور تم سب ہمارے غلام ہو۔

دیکھو! ہم نے سر سے پاؤں تک کیسا تمہیں اپنی غلامی کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ ہمارا لباس پہن کر اور ہماری زبان بول کر اور ہمارے طور طریقے اختیار کر کے تمہارے سر فخر سے بلند ہو جاتے ہیں۔ تمہارے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جب ہمارا قومی نشان اور مذہبی شعار ٹائی لگا کر اسکول جاتے ہیں تو اس لباس کو دیکھ کر کیسا تمہارا دل خوش ہوتا ہے۔ ہم بے وقوف نہیں تھے۔ ہم نے تمہارے ملک کو اس وقت آزاد کیا جب ہم تمہارے دل ودماغ کو اپنا غلام بنا چکے تھے۔ اب تم ہماری آنکھوں سے دیکھتے ہو، ہمارے کانوں سے سنتے ہو اور ہمارے دماغ سے سوچتے ہو، اب تمہارے وجود میں تمہارا اپنا کچھ نہیں۔

اب تم ہر شعبہ زندگی میں ہمارے محتاج ہو، تمہارے گھروں میں ہمارے طور طریقے ہیں، تمہارے دماغوں میں ہمارے افکار ہیں، تمہارے اسکولوں اور کالجوں میں ہمارا مرتب کیا ہوا نصاب ہے، تمہارے بازاروں میں ہمارا سامان ہے اور تمہاری جیبوں میں ہمارا سکہ ہے، تمہارے سکے کو ہم پہلے ہی مٹی کر چکے ہیں۔ تم ہمارے حکم سے کیسے سرتابی کر سکتے ہو، تم اربوں اور کھربوں روپے کے ہمارے قرض دار ہو، تمہاری معیشت ہمارے قبضے میں ہے، تمہاری منڈیاں ہمارے رحم وکرم پر ہیں اور تمہارے سارے تجارتی ادارے صبح اٹھتے ہیں، ہمارے سکے کو سلام کرتے ہیں۔

تمہیں اپنے جوانوں پر بڑا ناز تھا۔ تم کہتے تھے ''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی''، تو سنو! اس زرخیز زمین کو ہم نے ہیروئن بھرے سگریٹ، شہوت انگیز تصویریں، ہیجان خیز زنا کے مناظر سے لبریز فلمیں اور ہوس زر کا آب شور شامل کر کے بنجر کر دیا ہے۔

تمہیں اپنی افواج پر بھی بڑا گھمنڈ تھا۔ اب جاؤ! اپنی فوج کے اسلحہ خانوں کو دیکھو اگر ہم ہاتھ روک لیں تو تمہارا سارا نظام درہم برہم ہو جائے، اب تم بغیر ہم سے اجازت لیے کسی پر فوج کشی نہیں کر سکتے۔ بوسنیا اور عراق کے حشر کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ جاؤ! اب عافیت اسی میں ہے کہ جو طرزِ حیات اور طرزِ حکومت ہم نے تمہیں سکھایا ہے اس سے سر مو انحراف نہ کرنا، خبردار! ہماری غلامی سے نکلنے کی کوشش نہ کرنا اور ہمیں امید بھی یہی ہے کہ تم برسوں تک ایسا نہ کر سکو گے۔ کیونکہ جتنے اس کوشش کے محرکات ہو سکتے تھے یعنی ایمان کی پختگی، جوش، جہاد، بالغ نظری، غیرت دین وہ سب ہم نے تمہارے دانشوروں، مفکروں اور عالموں سے دنیا کی چند آسائشی چیزیں دے کر خرید لیے ہیں۔ ہم نے تمہاری عورتوں کو ٹی وی کے ذریعہ بے حیائی کی ترغیب دے کر اور سنگھار و آرائش حسن کا بہترین سامان دے کر ان کی چادر اتروا دی ہے اور تمہارے مردوں کو فحش اور عریاں فلمیں دکھا کر ان کی مردانگی کی جڑ کاٹ دی ہے۔ اب تمہارے یہاں کوئی خالد، کوئی طارق، کوئی صلاح الدین اور کوئی ٹیپو پیدا نہیں ہو سکتا۔

اور سنو! ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔ تمہاری قوم کے کچھ احسان بھی ہم پر ہیں۔ خاص طور پر تمہارے علماء کے۔ انہوں نے اپنی مسجدوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی تکفیر کر کے اور آپس میں لڑ لڑ کر ہماری تہذیب و افکار کے لیے راستہ صاف کیا۔ تمہارے دانشوروں اور مفکروں نے ترقی یافتہ اور ماڈرن کہلانے کے شوق میں ملحد اور زندیق بن کر ہمارے فلسفے کی اشاعت کی، تمہاری تعلیم گاہوں نے ہمارا نصاب تمہارے نوجوانوں کے دل و دماغ میں ہم سے بہتر طریقے سے اتار کر اپنے مذہب سے بغاوت پر اکسایا، تمہارے صاحبانِ اقتدار اپنے اپنے سارے وسائل تمہیں بے حیا، بے غیرت اور بے دین بنیاد پرست اور دہشت گرد بنانے کے لیے ہمارے ہی اشاروں پر استعمال کرتے آئے ہیں۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔ تمہارے مذہب نے کیسی کیسی پابندیاں تم پر لگا رکھی تھیں۔ یہ حرام وہ حرام، یہ جائز وہ ناجائز، زندگی کی راہیں تم پر تنگ کر دی تھیں، ہم نے تمہیں زندگی کا ایک نیا راستہ دکھایا اور تمہیں حرام حلال کی قید سے آزاد کر دیا۔ کیا تم اس پر ہمارا شکریہ ادا نہ کرو گے، اے مسلمانو! اے ہمارے غلامو! کیا تم سنتے ہو؟''

یہ آواز دن رات مسلسل میرے کانوں میں آتی ہے اور اس کا ایک ایک لفظ تیر کی طرح میرے دل میں پیوست ہو جاتا ہے۔ میں حیرانی سے چاروں طرف دیکھتا ہوں کہ شاید کچھ اور لوگ بھی سن رہے ہوں مگر سب اپنے اپنے مشاغل میں مصروف ہیں اور کوئی توجہ نہیں دیتا۔ میں نے سوچا اس کتاب کے ذریعے ہی سب کو یہ آواز سنا دوں شاید کسی کی غیرتِ ایمانی جاگ اٹھے اور اللہ پاک اس سے کوئی غیر معمولی کام لے لے۔ **وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز**

(مطبوعہ: ماہنامہ ''بیداری'' حیدرآباد)